خطبہ: 57
نیشنل امام کونسل، امریکا

احسان: اسلامی تعلیمات کی روح

تعارف:

محترم بھائیو اور بہنو!

ہر معاشرہ امن، انصاف، محبت اور مضبوط باہمی تعلقات کا خواہاں ہوتا ہے۔ حکومتیں قوانین بنا سکتی ہیں، عدالتیں انصاف فراہم کر سکتی ہیں، اور ادارے نظم و ضبط قائم رکھ سکتے ہیں، لیکن یہ سب مل کر بھی ایسا معاشرہ نہیں بنا سکتے جو حقیقی معنوں میں رحم، ہمدردی اور محبت سے بھرپور ہو۔ کسی معاشرے کو محض چلانے کے بجائے اسے ترقی یافتہ، خوشحال اور باوقار بنانے والی چیز ایک ایسی صفت ہے جو فرض ادا کرنے سے بڑی ہے۔ اسلام اس عظیم صفت کو "احسان" کا نام دیتا ہے۔

بہت سے مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ احسان صرف عبادت میں اعلیٰ درجے کے خشوع و خضوع کا نام ہے۔ اگرچہ یہ اس کا ایک اہم مفہوم ہے، لیکن قرآنِ کریم نے احسان کو مختلف مواقع اور مختلف معنوں میں استعمال کیا ہے۔ کبھی اس سے مراد دوسروں پر سخاوت اور بھلائی کرنا ہے، کبھی اپنے ساتھ زیادتی کرنے والوں کو معاف کرنا، کبھی لوگوں کی غلطیوں سے درگزر کرنا، کبھی معاشرے میں امن و اصلاح کو فروغ دینا، اور اس کے اعلیٰ ترین درجے میں اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کرنا ہے جس میں کامل اخلاص اور اس کی ہمہ وقت نگرانی کا احساس ہو۔ اس لیے احسان صرف مسجد یا عبادت تک محدود نہیں بلکہ یہ ہمارے گھروں، کاروبار، دوستیوں، ازدواجی زندگی، پڑوس، اور ہر قسم کے انسانی تعلقات کی بنیاد ہے۔

قرآنِ کریم بار بار محسنین، یعنی احسان کرنے والوں، کی تعریف کرتا ہے۔ تیس سے زیادہ مقامات پر اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر فرمایا ہے اور ان کے لیے اپنی محبت، رحمت، ہدایت اور عظیم اجر کا وعدہ کیا ہے۔ یہ بار بار کی تاکید اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ احسان کوئی اختیاری خوبی نہیں، بلکہ اسلام کی ان بنیادی تعلیمات میں سے ہے جن پر ایک صالح فرد اور ایک مثالی معاشرے کی تعمیر ہوتی ہے۔

آج کے خطبے میں ہم احسان کے مختلف پہلوؤں پر غور کریں گے اور دیکھیں گے کہ یہ عظیم اسلامی تصور کس طرح ہماری انفرادی زندگیوں، ہمارے خاندانوں اور ہمارے پورے معاشرے کو بدل سکتا ہے۔

1۔ احسان: اسلام کا ایک بنیادی اصول

اسلام کے نہایت خوبصورت، جامع اور عظیم تصورات میں سے ایک احسان ہے۔ یہ ایسا جامع لفظ ہے جس کا مکمل مفہوم کسی ایک لفظ میں ادا نہیں کیا جا سکتا۔ احسان میں نیکی، بہترین طرزِ عمل، سخاوت، رحم، شفقت، حسنِ اخلاق، اور صرف فرض ادا کرنے پر اکتفا نہ کرنا بلکہ اس سے بڑھ کر بھلائی کرنا شامل ہے۔ احسان کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی کے ہر کام کو بہترین انداز میں انجام دینے کی کوشش کرے، خواہ وہ عبادت ہو، گھریلو زندگی ہو، کاروبار ہو یا انسانیت کی خدمت۔ درحقیقت احسان وہ روح ہے جو اسلام کے ہر حکم میں حسن، اخلاص اور کمال پیدا کرتی ہے۔

قرآنِ مجید بار بار اہلِ ایمان کو احسان کی تلقین کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَأَحۡسِنُوٓاْ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلۡمُحۡسِنِينَ

''احسان کرو، بے شک اللہ احسان کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔'' (سورۃ البقرۃ:195)

غور کیجیے! اللہ تعالیٰ نے صرف یہ نہیں فرمایا کہ وہ محسنین کو اجر دے گا، بلکہ فرمایا کہ وہ محسنین سے محبت کرتا ہے۔ اجر مل جانا ایک بڑی نعمت ہے، لیکن اللہ کی محبت حاصل کر لینا اس سے کہیں بڑی سعادت ہے۔ ہر مسلمان جنت میں داخل ہونے کی آرزو رکھتا ہے، لیکن اس سے بھی بڑا مقام یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ بن جائے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے بار بار احسان کو اپنی عظیم ترین نعمتوں اور انعامات کے ساتھ جوڑا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لِّلَّذِينَ أَحۡسَنُواْ ٱلۡحُسۡنَىٰ وَزِيَادَةٌ

''جن لوگوں نے احسان کیا، ان کے لیے بہترین بدلہ ہے، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔'' (سورۃ یونس:26)

مفسرین فرماتے ہیں کہ ''الحسنیٰ'' سے مراد جنت ہے، جبکہ ''زیادۃ'' سے مراد وہ سب سے عظیم نعمت ہے جو اہلِ جنت کو عطا ہوگی، یعنی آخرت میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کی سعادت۔ اس سے معلوم ہوا کہ احسان صرف جنت تک پہنچنے کا راستہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت اور اعلیٰ ترین انعام حاصل کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔

قرآنِ کریم کی یہ بار بار کی تاکید ہمیں ایک اہم سبق دیتی ہے کہ اسلام صرف اتنا نہیں چاہتا کہ ہم اپنے فرائض پورے کر لیں یا گناہوں سے بچ جائیں۔ اسلام ہمیں کم سے کم معیار پر رکنے کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ ہمیں اعلیٰ کردار اور بلند اخلاق کی طرف بلاتا ہے۔ انصاف کرنا ضروری ہے، لیکن احسان انصاف سے بھی آگے بڑھنے کا نام ہے۔ صدقہ دینا نیکی ہے، مگر احسان یہ ہے کہ انسان کسی صلے یا تعریف کی امید کے بغیر دے۔ معاف کرنا فضیلت ہے، مگر احسان یہ ہے کہ بدلہ لینے کی قدرت رکھنے کے باوجود معاف کر دے۔ عبادت فرض ہے، مگر احسان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت پورے اخلاص، خشوع اور اس احساس کے ساتھ کی جائے کہ وہ ہر لمحہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔

اسی لیے قرآنِ کریم نے محسنین کا تیس سے زیادہ مقامات پر ذکر کیا ہے اور ان کے ساتھ اللہ کی محبت، اس کی رحمت، اس کی خصوصی معیت، ہدایت، مغفرت اور آخرت کے اعلیٰ ترین اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ احسان کوئی ثانوی یا اختیاری صفت نہیں،

بلکہ ایک سچے مومن کی نمایاں پہچان اور اسلام کے بلند ترین مقاصد میں سے ایک ہے۔لہٰذا ہر مسلمان کو روزانہ اپنے آپ سے یہ سوال کرنا چاہیے: کیا میں صرف اپنے فرائض ادا کر رہا ہوں، یا میں ان محسنین میں شامل ہونے کی کوشش کر رہا ہوں جن سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے؟

2۔احسان کا پہلا مفہوم: دوسروں کی مدد اور بھلائی کرنا

احسان کا سب سے معروف اور عام مفہوم یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کے ذریعے دوسروں کے ساتھ بھلائی کرے اور ان کی مدد کرے۔ ہر شخص کے پاس مال نہیں ہوتا کہ وہ مالی مدد کرے،لیکن ہر انسان کے پاس کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہے جو وہ دوسروں کو دے سکتا ہے۔ایک میٹھی بات، مدد کے لیے بڑھا ہوا ہاتھ،مخلصانہ نصیحت،علم کی تعلیم، کسی بیمار کی عیادت، کسی پریشان حال خاندان کا سہارا بننا، یا صرف کسی ضرورت مند کے لیے اپنا وقت نکالنا، یہ سب احسان کی مختلف صورتیں ہیں۔اسلام ہمیں ایسا انسان بننے کی تعلیم دیتا ہے جو دوسروں کے لیے نفع بخش ہو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللهِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب انسان وہ ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہو۔“(المعجم الاوسط)

لیکن اسلام یہ بھی سکھاتا ہے کہ نیکی کی قدر و قیمت صرف اس کے ظاہری عمل سے نہیں بلکہ اس کے اخلاص سے ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ

”اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور ایذا پہنچا کر ضائع نہ کرو۔“(البقرۃ:264)

افسوس کی بات یہ ہے کہ بعض لوگ دوسروں کی مدد تو کرتے ہیں،لیکن بعد میں جب کبھی اختلاف یا ناراضی ہوتی ہے تو بار بار اپنے احسانات جتانے لگتے ہیں۔وہ کہتے ہیں: ”یاد ہے میں نے تمہارے لیے کیا کیا تھا؟“ یا ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں جن سے دوسرا شخص خود کو شرمندہ، مقروض یا ذلیل محسوس کرے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس طرح احسان جتانا اور دل آزاری کرنا صدقہ اور نیکی کے اجر کو ضائع کر دیتا ہے، کیونکہ اس سے ضرورت مند انسان کی عزتِ نفس مجروح ہوتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بارے میں نہایت سخت تنبیہ فرمائی:

ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ... الْمَنَّانُ بِمَا أَعْطَى

”تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ کلام فرمائے گا، نہ ان پر نظرِ رحمت فرمائے گا، نہ انہیں پاک کرے گا...ان میں ایک وہ شخص ہے جو اپنے دیے ہوئے احسان جتاتا ہے۔“(صحیح مسلم)

ایک سچا مومن صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے دوسروں کی مدد کرتا ہے۔اس کا مقصد نہ لوگوں کی تعریف حاصل کرنا ہوتا ہے، نہ ان پر اپنا اثر و رسوخ قائم کرنا، اور نہ انہیں اپنے احسان کے بوجھ تلے دبانا۔جب ہم اللہ کی رضا کے لیے کسی کی مدد کریں تو ہمیں اپنے کیے ہوئے احسان کو بھلا دینا چاہیے اور کبھی اسے فخر، برتری یا شکریہ وصول کرنے کا ذریعہ نہیں بنانا چاہیے۔یہی حقیقی احسان ہے۔یہی طرزِ عمل ضرورت مند کی عزتِ نفس کو محفوظ رکھتا ہے اور انسان کو اللہ تعالیٰ کی رضا، محبت اور عظیم اجر کا مستحق بناتا ہے۔

3۔احسان کا دوسرا مفہوم: دوسروں کو معاف کرنا

احسان کا ایک نہایت خوبصورت مفہوم یہ بھی ہے کہ انسان اپنے ساتھ زیادتی کرنے والوں کو معاف کر دے۔ انصاف ہمیں یہ حق دیتا ہے کہ ہم اپنے حقوق کا مطالبہ کریں اور غلطی کرنے والے کو جواب دہ ٹھہرائیں، اور اسلام اس حق کو تسلیم بھی کرتا ہے۔ لیکن احسان ہمیں اس سے بھی بلند مقام کی طرف بلاتا ہے۔ یہ ہمیں بدلہ لینے یا ہر حق وصول کرنے پر اصرار کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے معاف کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ انصاف لوگوں کو وہ دیتا ہے جس کے وہ مستحق ہیں، جبکہ احسان انہیں اس سے بھی بہتر عطا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی تعریف فرماتا ہے:

وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

''اور وہ جو اپنے غصے کو پی جاتے ہیں، لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں، اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔''

(سورۃ آل عمران:134)

دنیا میں کوئی خاندان ایسا نہیں جہاں کبھی اختلاف نہ ہو، کوئی ازدواجی زندگی ایسی نہیں جس میں غلط فہمیاں پیدا نہ ہوں، اور کوئی دوستی ایسی نہیں جس میں کبھی دل آزاری نہ ہو۔ اگر ہر غلطی کا جواب غصے سے دیا جائے اور ہر تکلیف کا بدلہ لینے پر اصرار کیا جائے، تو کوئی بھی رشتہ زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکتا۔ معافی دلوں کو جوڑتی ہے، نفرت کو ختم کرتی ہے، اور ٹوٹے ہوئے رشتوں کو دوبارہ مضبوط بناتی ہے۔

معاف کرنا کمزوری یا بے بسی کی علامت نہیں بلکہ مضبوط کردار، بلند ظرفی اور نفس پر قابو پانے کی دلیل ہے۔ حقیقی معافی یہ ہے کہ انسان بدلہ لینے کی قدرت رکھنے کے باوجود اپنے غصے کو قابو میں رکھے اور اللہ کی رضا کے لیے درگزر کرے۔ حقیقت میں طاقتور وہ نہیں جو دوسروں کو شکست دے، بلکہ وہ ہے جو اپنے غصے اور جذبات پر قابو پالے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے معاف کرتا ہے، وہ نہ صرف دنیا میں سکونِ قلب حاصل کرتا ہے بلکہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کی محبت، مغفرت اور عظیم اجر کا بھی مستحق بنتا ہے۔

4۔احسان کا تیسرا مفہوم: لوگوں کی غلطیوں کو درگزر کرنا

احسان کا ایک اور نہایت حسین پہلو یہ ہے کہ انسان صرف دوسروں کو معاف ہی نہ کرے بلکہ ان کی غلطیوں کو درگزر بھی کرے۔ بعض اوقات صرف معاف کر دینا کافی نہیں ہوتا۔ ایک شخص زبان سے تو کہہ دیتا ہے: ''میں نے تمہیں معاف کر دیا''، لیکن جب بھی کوئی اختلاف یا ناراضی پیدا ہوتی ہے تو وہ ماضی کی غلطیاں دوبارہ یاد دلانے لگتا ہے۔ اسلام ہمیں معافی سے بھی بلند اخلاق کی تعلیم دیتا ہے، اور وہ ہے معاف کر کے بات کو ختم کر دینا اور آگے بڑھ جانا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم فرمایا:

فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

''انہیں معاف کر دیجیے، ان سے درگزر کیجیے، بے شک اللہ احسان کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔'' (المائدہ:13)

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ عفو (العفو) کا مطلب ہے قصور کو معاف کر دینا اور ملامت کو ختم کر دینا، جبکہ صفح (الصفح) کا مطلب ہے معاملے کو مکمل طور پر ختم کر دینا، گویا زندگی کا وہ صفحہ پلٹ دینا اور پھر اس غلطی کو بار بار نہ چھیڑنا۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے کسی نشانی کو صرف ڈھانپ نہ دیا

جائے بلکہ اسے مکمل طور پر مٹا دیا جائے۔

آج بہت سے خاندان، دوستیاں اور معاشرتی تعلقات اسی وجہ سے کمزور پڑ جاتے ہیں کہ پرانی غلطیاں بار بار دہرائی جاتی ہیں۔ ہر نیا اختلاف ماضی کے زخموں کو دوبارہ تازہ کر دیتا ہے۔ اس طرزِ عمل سے اعتماد دوبارہ قائم نہیں ہو پاتا اور رشتے ہمیشہ ماضی کی قید میں رہتے ہیں۔

جو شخص حقیقی احسان کرتا ہے، وہ دوسروں کی ہر غلطی کا حساب نہیں رکھتا۔ وہ لوگوں کو اپنی اصلاح کا موقع دیتا ہے، انہیں نئی شروعات کا حوصلہ دیتا ہے اور دل میں کینہ نہیں پالتا۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے دوسروں کی لغزشوں سے درگزر کرتے ہیں تو نہ صرف اپنے دلوں کو نفرت اور رنجش سے محفوظ رکھتے ہیں بلکہ اپنے رشتوں کو مضبوط بناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے مستحق بنتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ محسنین سے محبت فرماتا ہے۔

5۔ احسان کا چوتھا مفہوم: معاشرے میں امن اور اصلاح قائم کرنا

احسان کا ایک اہم مفہوم یہ بھی ہے کہ انسان معاشرے میں امن، محبت، ہم آہنگی اور اصلاح کو فروغ دینے والا بنے۔ اسلام صرف یہ نہیں چاہتا کہ ہم خود برائی سے بچیں، بلکہ وہ ہمیں ایسے افراد بننے کی ترغیب دیتا ہے جو خیر پھیلائیں، مسائل کو حل کریں، لوگوں کے درمیان تعلقات کو مضبوط کریں اور جہاں جائیں وہاں بہتری کا سبب بنیں۔ ایک سچا مومن جہاں بھی ہو، کوشش کرے کہ وہ اس جگہ کو پہلے سے بہتر حالت میں چھوڑ کر جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا

”زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ۔“ (الاعراف: 56)

اسی آیت کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ

”بے شک اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے قریب ہے۔“

ان دونوں آیات کے درمیان بہت گہرا تعلق ہے۔ جو لوگ معاشرے میں امن قائم کرتے ہیں، لوگوں کے درمیان صلح کراتے ہیں، اختلافات ختم کرتے ہیں اور دوسروں کی بھلائی کے لیے کام کرتے ہیں، وہی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سب سے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔

فساد صرف قتل و غارت، تشدد یا جرائم کا نام نہیں۔ افواہیں پھیلانا، غیبت کرنا، نفرت کو ہوا دینا، ناانصافی کرنا، نسل پرستی، بے ایمانی، جھوٹ، دھوکہ دینا، اور خاندانوں یا معاشروں میں تفرقہ پیدا کرنا بھی فساد کی مختلف صورتیں ہیں۔ ہر وہ بات یا عمل جو لوگوں کے درمیان اعتماد، محبت اور اتحاد کو ختم کرے، وہ فساد کے دائرے میں آتا ہے۔

ایک مسلمان کبھی بھی اختلاف، نفرت یا فساد کا سبب نہیں بنتا۔ بلکہ وہ لوگوں کو جوڑنے والا، صلح کرانے والا، محبت، خیر خواہی اور رحمت پھیلانے والا ہوتا ہے۔ خواہ گھر ہو، مسجد ہو، دفتر ہو یا پورا معاشرہ، ایک مومن کی کوشش ہونی چاہیے کہ وہ کشیدگی کو کم کرے، جھگڑوں کو ختم کرے اور لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب لائے۔ یہی احسان کی حقیقی روح ہے، اور اسی کے ذریعے انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت، رضا اور قرب کا مستحق بنتا ہے۔

6۔احسان کا اعلیٰ ترین مفہوم: عبادت میں کمال اور بندگی میں حسن

احسان کا سب سے بلند، جامع اور کامل مفہوم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمارے تعلق میں کمال پیدا کرنا ہے۔ اگرچہ احسان میں لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور بھلائی بھی شامل ہے، لیکن اس کا اعلیٰ ترین درجہ یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت مکمل اخلاص، محبت، خشوع اور اس کی ہمہ وقت نگرانی کے احساس کے ساتھ کرے۔ قرآنِ کریم ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ظاہری اسلام اور حقیقی ایمان میں فرق ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَٰكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا

"عرب بدو کہتے ہیں: ہم ایمان لے آئے۔ آپ فرما دیجیے: تم ایمان نہیں لائے، بلکہ یوں کہو کہ ہم اسلام لے آئے ہیں، کیونکہ ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔" (الحجرات:14)

یہ آیت ہمیں سکھاتی ہے کہ اسلام صرف ظاہری اعمال کا نام نہیں، بلکہ حقیقی ایمان وہ ہے جو دل میں اتر جائے، انسان کے کردار کو بدل دے، اس کی عبادت میں اخلاص پیدا کرے، اور اس کی پوری زندگی کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھال دے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام کی مشہور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے دین کے تین درجات بیان فرمائے: اسلام، ایمان اور احسان۔ جب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے احسان کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ

"احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، اور اگر یہ کیفیت حاصل نہ ہو تو کم از کم یہ یقین رکھو کہ وہ یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے۔" (صحیح مسلم)

یہ بندگی کا سب سے اعلیٰ روحانی مقام ہے۔ جو شخص اس احساس کے ساتھ زندگی گزارتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لمحہ اسے دیکھ رہا ہے، اس کی نماز میں خشوع پیدا ہو جاتا ہے، اس کی زبان سچ بولتی ہے، وہ تنہائی میں بھی گناہوں سے بچتا ہے، امانت داری اختیار کرتا ہے، اپنے تمام فرائض اخلاص کے ساتھ ادا کرتا ہے، اور ہر کام بہترین انداز میں انجام دینے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی دائمی نگرانی کا یہ احساس انسان کے دل میں اخلاص پیدا کرتا ہے، ایمان کو مضبوط کرتا ہے، اور زندگی کے ہر شعبے میں بہترین کردار اختیار کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ یہی احسان کا سب سے بلند اور کامل مفہوم ہے۔

خلاصہ:

محترم بھائیو اور بہنو!

احسان چند نیک لوگوں کی ایک اختیاری خوبی نہیں، بلکہ اسلام کی روح اور ہر سچے مومن کے کردار کی پہچان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سے صرف اتنا نہیں چاہتا کہ ہم اپنے فرائض ادا کر دیں، بلکہ وہ ہمیں اخلاق و کردار کے اعلیٰ ترین معیار تک پہنچانا چاہتا ہے۔ اپنے حقوق لینا آسان ہے، لیکن احسان ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہم لینے سے زیادہ دینے والے بنیں، بدلہ لینے کی طاقت رکھنے کے باوجود معاف کریں، دوسروں کی لغزشوں سے درگزر کریں، خلوص کے ساتھ لوگوں کی خدمت کریں، اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بہترین انداز میں انجام دیں۔

ذرا تصور کیجیے کہ اگر ہر مسلمان اپنی روزمرہ زندگی میں احسان کو اپنا شعار بنالے تو ہمارے گھر کتنے پرسکون ہو جائیں، ہماری مساجد محبت اور اتحاد کے مراکز بن جائیں، ہمارے معاشرے مضبوط ہوں، ٹوٹے ہوئے رشتے جڑ جائیں، اور بے شمار اختلافات خود بخود ختم ہو جائیں۔ ہم میں سے ہر شخص کو ہر روز اپنے الفاظ، اپنے رویّے، اپنے معاملات اور اپنے کردار کے ذریعے احسان کرنے کے بے شمار مواقع ملتے ہیں۔

آیئے! ہم عزم کریں کہ ہم محسنین میں شامل ہونے کی کوشش کریں، وہ لوگ جن سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے، جن کے اعمال قبول فرماتا ہے، جن کے دلوں کو اپنی رحمت سے بھر دیتا ہے، اور جنہیں جنت کے ساتھ ساتھ آخرت میں اپنے دیدار کی عظیم نعمت بھی عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی عبادت، اپنے اخلاق، اپنے معاملات اور انسانیت کی خدمت میں حقیقی احسان اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین۔